آزادی کی قیمت

یہ پردا کی پیچھے گھٹ کر
انتظار کرتی ہے اپنی آزادی کو
اندھیرے کی کالا ہاتھوں نے
بند کیا مجھے یہ گھونسلے میں

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

مجھ کو کوئی بھی نہیں وہاں
یہ پردا کو اڑھانے کے لیے
میری فکروں سے گزر کرنے کے لیے
میری سانس میں خوشی لانے کے لیے

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

چھوٹی چھوٹی خواب تھا مجھے
میری زندگی بھی تھا اسی میں
ہر جیت بھی ہر خواب تھا
اب توڑ کیا وہ ساری خوابوں کو

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

سمندر سے زیادہ ہے اب
میری آنکھوں میں آنسو، مگر
دیکھنے نہیں دیتی کسی بھی یہ
بند کرتے ہیں وہ اپنے آنکھوں کو

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

جواب نہیں ہیں میری سوالات کو
آتشی کا ایک بندن ہے یہ
بلاتے مرتے ہیں آزادی کا موجوبانے
بچ نہیں سکتا کسی قیمت کو مجھے

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

پرندیں اڑ رہی ہیں آسمان میں
اپنے پرواز سے، آزادی سے
کوئی بھی نہیں وہاں اسکے،
پرواز کو بند کرنے کے لیے

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

مگر میری زبان کو بھی بند کیا
کھینچ کیا وہ میری رائے کو
دور سو چپ میں رکھتا ہے
مجھے کوئی بھی کر نہیں سکتا

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

بادلوں نے نہیں برسا مجھ پر
خوشی بھری بارش کو ایک بھی
زندگانی خوب صورتی نہیں مجھے
مکمل نہیں کر سکتا کسی وعدہ بھی

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

میرے لیے نہیں ہے یہ دنیا
اسکے آنکھوں میں
یہ دنیا کے ایک چیز بھی
میرا نہیں ہے کبھی بھی

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

اب مجھے پتہ ہے آزادی کی قیمت
کسی سے میری شکایت کہوں گا؟
کب ختم ہوگا یہ پرواز کو ؟
مجھے کوئی بھی پتہ نہیں ہے۔

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو

ایک موقع بھی نہیں اچھی
مجھے ایک بار بھی یاد کرنے کو
آج میں خدا سے دعا کرتی ہوں
میری آزادی کو لانے کے لیے . . . .

انتظار کرتی ہوں اپنی آزادی کو